

## 73219 - خاوند کے مال سے صدقہ کرنا

### سوال

میرا خاوند اپنی ساری تنخواہ مجھے لا کر دیتا ہے تا کہ میں جس طرح چاہوں اسے خرچ کروں، کیا میرے لیے اس کی اجازت کے بغیر صدقہ و خیرات کرنا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ اگر اسے علم ہو جائے تو ان شاء اللہ وہ خوش اور راضی ہو گا ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اگر بیوی کو علم ہو کہ خاوند ایسا کرنے سے راضی ہو گا تو اس کے لیے خاوند کے مال سے صدقہ و خیرات کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور عورت اتنا صدقہ و خیرات کرے جس کے متعلق علم ہو کہ اس پر خاوند راضی ہو جائیگا، لیکن زیادہ مال صدقہ و خیرات کرنے کے لیے خاوند کی اجازت لینا ضروری ہے۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر عورت بغیر کسی خرابی کے خاوند کے گھر سے خرچ ( صدقہ ) کرتی ہے تو اسے اس کا اجر و ثواب حاصل ہو گا، اور اس کے خاوند کو بھی کمائی کا اجر و ثواب اور بیوی کو جو خرچ کیا ہے اس کا اجر و ثواب ملے گا، اور خزانچی کو بھی اسی طرح اجر حاصل ہوگا، ان کے اجر و ثواب میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں کی جائیگی "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 1425 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1029 ) .

اور اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا:

" اے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس وہی کچھ ہوتا ہے جو مجھے زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیں، تو کیا اگر میں تھوڑا سا کسی کو دے دوں جو زبیر مجھے دیتا ہے تو مجھے کوئی گناہ تو نہیں ہوگا ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم حسب استطاعت خرچ کیا کرو، اور تم جمع کر کے مت رکھو کہ بخل کرو، اللہ بھی تم پر روزی تنگ کر دے گا "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 1434 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1029 ) .

الرضخ: قليل سي چيز الله كسي كو دينا.

ديكهيں: فتح الباري ( 3 / 113 ).

اور امام نووي رحمہ اللہ مسلم كى شرح ميں لكهتے هيں:

اجازت كى دو قسميں هيں:

پهلى:

صدقه و خيرات اور نفقه كى صريح اجازت.

دوسرى:

عرف و عادت كے مفهوم سے اجازت، مثلا سوالى كو روئى وغيره دينا جس كى معاشره ميں عادت هو، اور اس كے متعلق عرف كے ذريعه علم هو كه خاوند اور مالك ايسا كرنے پر راضى هوگا، اس ميں اس كى اجازت هيے چاهے اس نے كهيا نه بهى هو ...

اور يه علم ميں ركهيں كه يه سب كچه تهوڑى اور قليل سي چيز ميں هيے جس كے باره ميں علم هو كه عام طور پر خاوند راضى هو گا، اور اگر متعارف اور عادت سے زياده چيز هو تو جائز نه هيے.

درج ذيل فرمان نبى صلى الله عليه وسلم كا معنى بهى يهى هيے:

" اگر كوئى عورت اپنے گهر كا غله بغير كسى خرابى كے خرچ ( صدقه ) كرتى هيے "

رسول كريم صلى الله عليه وسلم نے اس مقدار كى طرف اشاره كيا هيے جس پر عام طور پر خاوند راضى هو جاتا هيے "

انتہی

ديكهيں: شرح مسلم للنووى ( 7 / 113 ).

اور فتاوى اللجنة الدائمة كے فتاوى جات ميں درج هيے:

" اصل يهى هيے كه عور كو اجازت كے بغير اپنے خاوند كے مال سے صدقه و خيرات كرنے كا حق حاصل نه هيں، مگر تهوڑى بهت چيز جو عام طور پر معروف هو كر سكتى هيے، مثلا پڑوسى كے ساتھ صلہ رحمى كرنا، اور سوالى كو تهوڑى سي چيز دينا جس سے خاوند كو نقصان نه هوتا هو، اور اس كا اجر و ثواب دونوں كو حاصل هوگا.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب عورت اپنے گھر کا کھانا بغیر کسی خرابی کے خرچ کرتی ہے تو اس نے جو خرچ کیا ہے اسے اس کا ثواب حاصل ہوگا، اور اس کے خاوند کو اس نے جو کمایا اس کا اجر و ثواب ملے گا، اور خزانچی کو بھی اسی طرح، ان میں سے کسی ایک کے اجر و ثواب میں بھی کمی نہیں کی جائیگی " متفق علیہ. انتہی

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء ( 10 / 81 ).

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" رہا مسئلہ عورت جو اپنے خاوند کے مال سے خرچ کرتی ہے اور خاوند اسے ایسا کرنے سے منع نہیں کرتا، اور بیوی کو بھی خاوند کے متعلق اس کا علم ہے تو پھر ایسا کرنے میں کوئی مانع نہیں، لیکن اگر خاوند اسے ایسا کرنے سے منع کرتا ہے تو پھر یہ جائز نہیں ہوگا " انتہی

دیکھیں: المنتقی ( 4 ) سوال نمبر ( 197 ).

مزید آپ سوال نمبر ( 47705 ) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .